

معاف کر دے گا۔

۲۔ لغات۔ تماشا دوست : جسے نمود و نمائش پسند ہو۔ جو اس امر کا مشتاق ہو کہ دنیا اسے دیکھے۔

شرح :- اس شعر کے مطلب دو ہو سکتے ہیں :

۱۔ حسن حقیقی کا جلوہ ہر شے میں موجود ہے اور وہ اس امر کا مشتاق ہے کہ دنیا اسے دیکھے۔ ہر ایک کی نگاہ اس پر جمی ہوئی ہے، لیکن اس پر بے وفائی کا الزام عائد نہیں ہو سکتا، بلکہ دیکھنے والوں میں سے ہر ایک کی نظر اس کی پاکیزگی اور پارسائی کے لیے ایک مہری دستاویز ہے۔ جس حسن کی پاکیزگی کے لیے بے شمار مہری دستاویزیں موجود ہوں، اس کے لیے نمود و نمائش کی پسند کے باوجود کوئی بے وفائی کا خیال دل میں لا سکتا ہے۔

۲۔ اگر شعر کو مجازی معنی میں لیا جائے تو اس کی حیثیت طنز کی ہے، یعنی جو حسن خود اس امر کا طلب گار ہے کہ اسے دیکھا جائے۔ جو ہر وقت تاک جھانک کا مرکز ہے اور اس پر سیکڑوں نگاہوں کی مہریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ ایسی ہمہ بیوفائی کی رسوائی سے بچنا چاہیے اور پارسائی کا مدعی ہو تو اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟ مان لینا چاہیے کہ وہ بے وفا نہیں اور اپنی پارسائی کے لیے سیکڑوں نظروں کی مہریں پیش کر رہا ہے، جو بجائے خود پارسائی کو بے حقیقت ثابت کر رہی ہیں۔

۳۔ لغات۔ جلوہ بنش : بینائی اور نظر کا لوز، یعنی محبوب۔

مہر آسا : سورج کی طرح۔

شرح :- اے میری بینائی کے لوز! اے میرے محبوب! مجھے بھی اپنے

عالم افروز حسن کی زکوٰۃ سے سرفراز کر تا کہ میرا بھیک کا کاسہ میرے گھر کا چراغ بن کر اسے اسی طرح روشن کر دے، جس طرح سورج کی جلوہ ریزی سے پوری

کائنات روشن ہو جاتی ہے۔